تالاب کا بھوت

ترجمہ

’تالاب کا بھوت‘ مراٹھی زبان کی ایک دلچسپ کہانی ہے۔اس کہانی کو پیش کرنے کا مقصد دوسری زبانوں سے اُنسیت پیدا کرنا ہے۔اس کہانی میں یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے کہ بھوت پریت کچھ نہیں ہوتے۔انسان اپنی جہالت اور توہم پرستی کی بنا پر بھوتوں کے قصے گھڑ لیتا اور اُن سے ڈرنے لگتا ہے۔

اپریل کا مہینہ، دوپہر کی چلچلاتی دھوپ، نارائن راؤ پسینے سے تر بتر رام گڑھ میں داخل ہوئے۔رام گڑھ کے سرپنچ سے اُنھیں اپنے کھیتوں کے کاغذات کی نقل حاصل کرنی تھی۔دفتر میں سرپنچ انھیں کا انتظار کر رہے تھے۔نارائن راؤ نے ماتھے کا پسینہ پونچھتے ہوئے کہا، ”سرپنچ صاحب! تھوڑا ٹھنڈا پانی پلا دیجیے۔بڑی گرمی ہے!“

سرپنچ نے میز پر رکھا ہوا لوٹا اور گلاس آگے بڑھاتے ہوئے کہا، ”جناب! پانی حاضر ہے مگر ایک گلاس سے زیادہ نہ پینا۔بڑی مشکل سے صبح شام ایک ایک مٹکا ملتا ہے۔وہ بھی چار کلومیٹر دُور سے لانا پڑتا ہے۔“

”مگر گاؤں کا تالاب چھوڑ کر آپ پانی اتنی دُور سے کیوں لاتے ہیں؟“

”اجی جناب! کیا بتائیں۔یہ تالاب تو گاؤں والوں کے لیے ایک مصیبت بن گیا ہے۔“

”وہ کیسے؟“ نارائن راؤ نے حیرت سے پوچھا۔

سرپنچ نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے رازدارانہ انداز میں کہنا شروع کیا، ”گاؤں کے بڑے بوڑھوں کا کہنا ہے کہ تالاب میں کوئی بھوت گُھس آیا ہے۔جہاں کسی نے تالاب کا ایک گھونٹ پانی پیا اُسے کوئی نہ کوئی بیماری آ دبوچتی ہے۔پچھلے ہفتے بڑے بڑے عامل آ کر چلے گئے مگر بھوت کا بال بھی بیکا نہ کر سکے۔وہ اب بھی تالاب میں گُھسا بیٹھا ہے۔“

یہ سُن کر نارائن راؤ گاؤں والوں کی جہالت اور لاعلمی پر دل ہی دل میں پیچ و تاب کھانے لگے۔پھر سرپنچ کا لحاظ کر کے سنجیدہ لہجے میں بولے، ”دیکھیے سرپنچ صاحب، آپ تو جانتے ہیں کہ میں گرام سُدھار کمیٹی کا ممبر ہوں۔ہمارے پاس ایسے ایسے نسخے ہیں کہ آپ کا بھوت دو روز میں گاؤں چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوگا۔مگر شرط یہ ہے کہ گاؤں والے بھی ہمارا ہاتھ بٹائیں۔“

”دیکھیے جناب! آپ جو کچھ بھی کریں، سوچ سمجھ کر کریں۔بھوت بڑا تگڑا ہے۔“

نارائن راؤ جب واپس اپنے شہر جانے لگے تب اُنھوں نے اُس تالاب کا غور سے معائنہ کیا۔تالاب کی منڈیر جگہ جگہ سے ٹوٹی ہوئی تھی۔کناروں پر جنگلی جھاڑیاں اور پودے کثرت سے اُگے ہوئے تھے۔پانی کی سطح گندی اور نیلی کائی سے ڈھکی ہوئی تھی۔کائی پر درختوں کے سوکھے پتّوں کی چادر سی بچھی ہوئی تھی۔

لوگ تالاب میں نہاتے، کپڑے دھوتے اور مویشیوں کو نہلاتے، پھر پانی بھی اسی کا پیتے تھے۔

نارائن راؤ گاؤں والوں کی جہالت پر افسوس کرتے ہوئے شہر پہنچے۔ انھوں نے سب سے پہلے گرام سُدھار کمیٹی کے سکریٹری کو تمام واقعہ سنایا۔ پھر جیسے ہی گرمیوں کی تعطیلات شروع ہوئیں، مختلف مدرسوں سے سو بچّے منتخب کیے گئے۔ وہ سب ماسٹر صاحب کی رہنمائی میں رام گڑھ روانہ ہوگئے۔ نارائن راؤ بھی ساتھ تھے۔

نارائن راؤ نے گاؤں کے سرپنچ کو اطلاع دی۔ سرپنچ گاؤں والوں کو لے کر تالاب کے کنارے پہنچ گئے۔ ماسٹر صاحب نے کھڑے ہوکر کہا، "پیارے بھائیو اور عزیز بچّو! آج ہمیں اس تالاب کے بھوت کو بھگانا ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ تالاب کی گندگی صاف کردی جائے۔ جب گندگی صاف ہوجائے گی، اندر سے صاف شفاف پانی کے چشمے پھوٹتے نظر آئیں گے۔ ان چشموں کا نرمل پانی دیکھتے ہی بھوت بھاگ کھڑا ہوگا۔"

اتنا کہہ کر ماسٹر صاحب نے کُدال اُٹھا کر پہلی ضرب لگائی۔ پھر کیا تھا، بیک وقت دو سو ہاتھ مشینوں کی طرح چل پڑے۔ گاؤں والے دور کھڑے ڈری ڈری نظروں سے انھیں کام کرتا دیکھتے رہے۔ وہ منتظر تھے کہ ابھی بھوت نکل کر ماسٹر صاحب کا گلا دبا دے گا۔ مگر دوپہر تک وہ لوگ برابر کام میں جُٹے رہے۔ ہنستے گاتے، سب بچّے اتنے خوش خوش کام کر رہے تھے گویا تالاب میں سے خزانہ برآمد ہونے والا ہو۔

سہ پہر کے قریب شہر سے ایک لاری آئی جس میں قیام کے لیے خیمے اور بچوں کے کھانے پینے کا سامان تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے تالاب کے قریب میدان میں خیمے گاڑ دیے گئے۔ گاؤں والے انھیں منع کرتے رہ گئے کہ رات کو یہاں نہ ٹھہریے، آپ نے بھوت کو ناراض کردیا ہے۔ کہیں رات میں وہ آپ کو پریشان نہ کرے۔ مگر ماسٹر صاحب نے ہنستے ہوئے کہا، "ہم

بھوت کو پیاری پیاری کہانیاں سنا کر اُس کا غصّہ ٹھنڈا کر دیں گے۔"

پہلی رات کو گاؤں والے بڑے گھبرائے ہوئے تھے۔ انھیں یقین تھا کہ رات میں بھوت ایک آدھ بچّے کو کھا جائے گا اور صبح تک سب شہر بھاگ جائیں گے۔ مگر جب صبح اُنھوں نے دیکھا کہ تمام بچّے ویسے ہی خوش خوش کدال پھاوڑا سنبھالے کام پر جا رہے ہیں تو حیرت سے اُن کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

گاؤں والوں کے ذہن میں بات آ گئی۔ اُن کا خوف دور ہو گیا۔ بچّوں کے ساتھ وہ خود بھی کام میں جُٹ گئے۔ پھر کیا تھا، ایک ہفتے کے اندر ہی تالاب کے باہر کیچڑ اور گندگی کا ڈھیر لگا دیا گیا۔ تالاب آئینے کی طرح صاف ہو گیا اور زمین سے پھوٹتے پانی کے قدرتی چشمے نظر آنے لگے۔ پھر ماسٹر صاحب نے پوٹاشیم پرمینگنیٹ کی تھوڑی سی مقدار پانی میں گھول کر تالاب میں ڈال دی۔ دوسرے دن شہر سے کانچ کے دو بڑے بڑے مرتبان پہنچ گئے جن میں مچھلیاں تیر رہی تھیں۔ ماسٹر صاحب نے گاؤں والوں سے کہا، "بھائیو! دیکھیے یہ آپ کے تالاب کی صفائی کرنے والے خدمت گار ہیں۔ اب آپ لوگ یہ کیجیے کہ تالاب کے اردگرد ایک پختہ منڈیر بنائیے۔ اطراف میں اُگی ہوئی جنگلی جھاڑیوں اور جھاڑ جھنکاڑ کو اُکھاڑ کر پھینک دیجیے تاکہ سورج کی کرنوں کے لیے کوئی روک نہ ہو اور تالاب کی سطح پر تیرنے والے جراثیم ہلاک ہو سکیں۔ یہاں نہ کپڑے دھوئیے نہ نہائیے۔ مویشیوں کو بھی مت لائیے۔ پھر دیکھیے آپ لوگ کیسے تن درست اور خوش رہتے ہیں۔"

سرپنچ نے ماسٹر صاحب کا شکریہ ادا کیا اور گاؤں والوں سے کہا، "اب بات سمجھ میں آئی کہ بھوت پریت کوئی چیز نہیں، انسان کا وہم اور جہالت ہی سب سے بڑے بھوت ہیں۔"

****

رازدارانہ انداز	-	رازداری سے
آدبوچنا	-	اچانک مضبوطی سے پکڑ لینا
عامل	-	جھاڑ پھونک کے ذریعے عمل کرنے والا
بال بیکا نہ کرنا	-	کچھ بگاڑ نہ پانا
جہالت	-	نہ جاننا
لاعلمی	-	کسی بات کا علم نہ ہونا
پیچ وتاب کھانا	-	بہت غصہ ہونا

گرام سُدھار کمیٹی	-	گاؤں کی ترقی کے لیے کام کرنے والا ادارہ
ہاتھ بٹانا	-	مدد کرنا
نِرمَل	-	صاف ستھرا
ضرب لگانا	-	مارنا
آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہنا	-	حیران ہونا
جُٹے رہنا	-	مصروف رہنا
وہم	-	شک وشبہ

مشق

❋ ایک جملے میں جواب لکھیے۔

ا۔ گاؤں کے لوگ کہاں کا پانی پیتے تھے؟

۲۔ تالاب کا ایک گھونٹ پانی بھی کوئی پی لیتا تو کیا ہوتا؟

۳۔ تالاب کا بھوت بھگانے کے لیے نارائن راؤ نے کیا شرط رکھی؟

۴۔ گاؤں والے دور کھڑے کس بات کے منتظر تھے؟

۵۔ شہر سے آنے والی لاری میں کیا تھا؟

۶۔ آخر میں سرپنچ نے سب سے بڑا بھوت کسے کہا؟

❋ مختصر جواب لکھیے۔

ا۔ تالاب کا غور سے معائنہ کرنے پر نارائن راؤ کو کون سی باتیں معلوم ہوئیں؟

۲۔ کدال اُٹھانے سے پہلے ماسٹر صاحب نے اپنی تقریر میں کیا کہا؟

۳۔ ماسٹر صاحب کے ذریعے کدال کی پہلی ضرب لگنے کے بعد کیا ہوا؟

۴۔ مچھلیوں کے مرتبان لانے کے بعد ماسٹر صاحب نے گاؤں والوں سے کیا کہا؟

❋ نیچے دیے ہوئے خط کشیدہ الفاظ کی جگہ مناسب محاوروں کا استعمال کر کے جملے دوبارہ لکھیے۔

دل ہی دل میں پیچ وتاب کھانا، بال بیکا نہ کرسکنا، ہاتھ بٹانا، جٹے رہنا، آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہنا

ا۔ رسوئی کے کاموں میں فاطمہ اپنی امّی کی <u>مدد کرتی ہے</u>۔

۲۔ شام ہونے تک سارے مزدور دیوار کی تعمیر کے کام میں <u>لگے رہے</u>۔

۳۔ بیٹے کی اوٹ پٹانگ باتیں سن کر ماں کو <u>بے حد غصہ آرہا تھا</u> مگر وہ خاموش رہی۔

۴۔ دشمنوں نے اُسے نقصان پہنچانے کی بہت کوشش کی مگر وہ اس کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔

۵۔ اتنا بڑا خزانہ دیکھ کر وہ بہت حیران ہوا۔

❋ وجہ بتائیے۔

۱۔ تالاب گاؤں والوں کے لیے مصیبت بن گیا تھا۔

۲۔ گاؤں والے دور کھڑے خوف بھری نظروں سے اُنھیں کام کرتا دیکھتے رہے۔

۳۔ گاؤں والوں نے ماسٹر جی اور طلبہ کو گاؤں کے قریبی میدان میں رات گزارنے سے منع کیا۔

۴۔ پہلی رات کو گاؤں والے بڑے گھبرائے ہوئے تھے۔

۵۔ ماسٹر جی نے تالاب کے اطراف اُگی ہوئی جنگلی جھاڑیوں اور جھاڑ جھنکاڑ کو اُکھاڑ پھینکنے کے لیے کہا۔

❋ **غور کرکے بتائیے :** گاؤں کے لوگ تالاب کا پانی پیتے ہی بیمار کیوں پڑ جاتے تھے؟

سرگرمی : اپنے استاد سے معلوم کیجیے کہ پانی کے ذخیرے کن وجوہات سے آلودہ ہوتے ہیں۔

472049

آئیے زبان سیکھیں

ذیل کے جملے غور سے پڑھیے۔

۱۔ اس نے بے خطر پانی میں چھلانگ لگائی۔

۲۔ بڑی مشکل سے شیر کو پنجرے میں ڈالا گیا۔

۳۔ پھر اطمینان سے بیٹھ کر کھائیں گے۔

۴۔ اندر سے صاف شفاف پانی کے چشمے پھوٹتے نظر آئیں گے۔

ان جملوں میں 'بے خطر، بڑی مشکل سے، اطمینان سے، اندر سے' الفاظ متعلق فعل ہیں۔

جس لفظ سے فعل کے کب، کہاں، کیسے کیے جانے کا علم ہو اُسے **'متعلق فعل'** کہتے ہیں۔

جن الفاظ سے فعل کے وقت کا تعین ہو جیسے

اب، جب، تب، ابھی، جبھی، تبھی، آج، کل، پرسوں، فوراً، سدا، صبح سویرے وغیرہ یہ تمام الفاظ **'متعلق فعل'** ہیں۔

فعل کے مقام یا جگہ کی نشاندہی کرنے والے الفاظ بھی 'متعلق فعل' ہوتے ہیں جیسے

یہاں، وہاں، کہاں، جہاں تہاں، آگے، پیچھے، نیچے، اوپر، باہر، اندر، اِدھر، اُدھر، وغیرہ۔

فعل کے ہونے کا سبب بتانے والے الفاظ جیسے

بخوشی، بخوبی، لہٰذا، چنانچہ، اس لیے، اس طرح وغیرہ الفاظ بھی **'متعلق فعل'** ہوتے ہیں۔

فعل کی کیفیت بتانے والے الفاظ جیسے

دھیرے دھیرے، تیز، جھٹ پٹ، یکایک، فوراً، ناگہاں، اچانک، فی الفور وغیرہ **'متعلق فعل'** کہلاتے ہیں۔